مدیر کے نام

احمد علی محمودی، حاصل پور

’سفینہ حریت اور اسرائیل کا مستقبل‘ (جولائی ۲۰۱۰ء) حوصلہ افزا تحریر ہے۔ نفرت کی علامت، اسرائیلی ریاست ظلم کی انتہائی بلند چوٹیوں کو چھو رہی ہے۔ خود مغربی مفکرین کی راے میں ۲۰۲۰ء کے بعد دنیا میں اسرائیل نام کی کوئی ریاست نہ رہے گی۔ عالمِ عرب کے مشہور مفکر، ڈاکٹر سفر بن عبدالرحمٰن الحوالی کا کہنا ہے کہ ”نفرت کی ریاست کا اختتام یا اختتام کے آغاز کا زمانہ ۲۰۱۲ء کے آس پاس بنتا ہے“۔ تاہم، پیش آمدہ حالات کے تناظر میں یہ بات پورے وثوق سے کہی جاسکتی ہے کہ ارضِ فلسطین کی آزادی اور صہیونی ریاست کی بربادی اب بہت قریب اور یقینی ہے۔

ڈاکٹر طاہر سراج، ساہیوال

’تعلیمی شعبہ منفی تجربات‘ (جولائی ۲۰۱۰ء) میں حکومتِ پنجاب کی تعلیم دشمن پالیسی کو جس طرح بے نقاب کیا گیا ہے، وہ قابلِ تعریف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حکومتِ پنجاب عالمی طاقتوں کے ایجنٹ کا کردار ادا کر کے ہمارے شہروں اور دیہی علاقوں میں رہنے والے مڈل اور لوئر مڈل کلاس کے نوجوانوں کو دانستہ زیورِ تعلیم سے محروم رکھنا چاہتی ہے۔ سرمایہ دارانہ ذہنیت کی عکاس یہ تعلیمی پالیسی پاکستان کے مستقبل کے لیے تباہ کن ہے۔ وطن کے ہمدرد افراد کو حکومت کے اس ظالمانہ قدم کے سامنے بند باندھنا چاہیے۔

محمد ضیا، ای میل

’علوم کو اسلامیانے کے نام پر‘ (جون ۲۰۱۰ء) میں محمد رضی الاسلام نے بجا گرفت کی ہے۔ ڈاکٹر سید وقار احمد حسینی جس فکر کو فروغ دے رہے ہیں وہ اسلام کی خدمت نہیں ہے۔ اس کی حوصلہ شکنی کی ضرورت ہے، اور متعلقہ یونی ورسٹی کو بھی اس طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔ اس تحریر میں دیگر اہلِ علم کے لیے بھی توجہ ہے کہ وہ اسلام کے نام پر کی جانے والی ایسی کوششوں سے اجتناب کریں۔

ہم نے آج تراویح میں کیا پڑھا؟

تراویح کے دوران روزانہ پڑھے جانے والے قرآن کریم کے حصے کا خلاصہ مع بنیادی عقائد و دیگر معلومات اور قرآنی و مسنون دعائیں مع آسان ترجمہ دستیاب ہیں۔ خواہش مند خواتین و حضرات کم از کم 15 روپے کے ڈاک ٹکٹ بنام ڈاکٹر ممتاز عمر، T-473، کورنگی نمبر 2، کراچی- 74900 کے پتے پر روانہ کر کے کتابچے بلا معاوضہ حاصل کر سکتے ہیں۔

عفت زین العابدین ،لاہور

'ہم نے کشمیر کیسے کھویا!' (جولائی ۲۰۱۰ء) ایک چشم کشا تحریر ہے۔ علامہ محمد اسد کی تحریر سے انکشاف ہوا کہ برطانیہ کے دباؤ پر قادیانی وزیرخارجہ کی یقین دہانی اور نہرو کے استصواب راے کے وعدے پر بھروسا کر کے کس طرح جیتی بازی ہار دی گئی: پاکستانی فوج کے حملے کا خطرہ ٹلتے ہی بھارتی وزیراعظم نہرو فوری استصواب راے کے وعدے سے منحرف ہوگیا اور یہ مسئلہ کشمیر غیرمعینہ عرصے کے لیے معرضِ التوا میں ڈال دیا گیا (ص ۸۵)۔ آج بھی امریکی دباؤ پر بے مقصد مذاکرات میں وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ مسئلۂ کشمیر کا واحد حل استصواب راے یا پھر ہندو جارحیت کے خلاف جہاد ہے۔